نوحہ

غریبِ کربلا دیں بچانے چلا
قیامت کا منظر ہے سرِ دشتِ بلا

جواں لاشوں پہ مائیں بُکا کرتی ہیں جیسے
سروں کو پیٹ کے روئیں نبیؐ کی بیٹیاں ایسے
چلے جب شہہؑ خیمے سے تھا اِک محشر بپا

بہن کو ناز تھا جس پر جو تھا زینبؑ کا سہارا
پلی تھی سائے میں جس کے جو تھا اُسے جان سے پیارا
بہن سے آج وہ بھائی ہو رہا ہے جدا

بدن پہ زخم ہزاروں سرِ مقتل تھا اکیلا
کمر کو تھامے کھڑا تھا جواں اکبرؑ کا بابا
لہو میں ڈوبا ہوا تھا شہہِ ارض و سما

گرا اُٹھ اُٹھ کے رن میں جری غازیؑ کا لاشہ
سوئے دریا رُخ کر کے پکارے جب شہہِ والاؑ
کہاں ہے بھائی میرے مری امداد کو آ

زمیں پہ بیٹھ کے رن میں بہت رویا مِرا مولا
خدا حافظ مری بیٹی بڑی حسرت سے بولا
درِ خیمہ سے آئی سکینہؑ کی جو صدا

عدو لاکھوں تھے رن میں تھا اِک مظلوم مسافر
لڑا بے خوف جیالا رضائے رب کی خاطر
بچا کر دیں لے آیا غرورِ کبریا

فنا کر کے باطل کو گلے سے کاٹ کے خنجر
بچا کے دینِ الٰہی عدو کے سامنے گوہؔر
کیا اِس شان سے سجدہ خدا بھی جھوم اُٹھا

شاعرِ اہلِ بیتؑ گوہؔر جارچوی